الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ پر چار ماہ کا حمل ضائع کروانا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میری زوجہ کے پیٹ میں 4 مہینے کا بچہ ہے، الٹرا ساؤنڈ میں بچے کا پیر، سر وغیرہ درست نہیں ہے اور بچہ بھی زندہ ہے، ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ آپریشن سے نکلوا دیجئے۔ شرعی رہنمائی فرما دیجئے کہ کیا ہم اس بچے کو آپریشن کے ذریعے نکلوا سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چار ماہ کے بچے میں جان پڑجاتی ہے، اور رپورٹ کے مطابق بھی وہ زندہ ہے تو ایسے بچے کو ضائع کرنا، اسے قتل کرنا ہے، جوکہ سخت ناجائز و حرام کام ہے۔ اور الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ کے مطابق جو بچے کے پیر وغیرہ کا مسئلہ سامنے آرہا ہے تو اول تو یہ یقینی نہیں، کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ کچھ اور بتا رہی ہوتی ہے لیکن بعد میں جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو اس میں وہ مسئلہ نہیں ہوتا اور اگر بالفرض رپورٹ درست بھی ہو تو بقیہ جتنا عرصہ حمل کا باقی ہے، ہوسکتا ہے کہ اس میں یہ مسئلہ درست ہوجائے، اور اگر بالفرض اس عرصے میں درست نہ بھی ہو تو پھر بھی حمل ضائع کرنے کی اجازت نہیں، اسے اس مثال سے سمجھیے کہ! اگر کسی بچے کے پیدا ہونے کے بعد اس کے پاؤں وغیرہ میں مسئلہ ہوجائے تو اس وجہ سے اسے قتل کرنا، جائز نہیں ہوتا تو اسی طرح پیٹ میں جان پڑجانے کے بعد بھی پیر وغیرہ میں مسئلہ ہونے کی وجہ سے اسے قتل کرنا، جائز نہیں ہے۔

بخاری شریف میں حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پاک مروی ہے

"قال عبد اللہ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال إن أحد کم یجمع خلقہ فی بطن أمہ أربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا فیؤمر بأربع کلمات ویقال لہ اکتب عملہ ورزقہ وأجلہ وشقی أو سعید ثم ینفخ فیہ الروح"

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور آپ صادق، مصدوق ہیں، ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ہر ایک کا مادہ خلقت اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رکھا

جاتا ہے، پھر چالیس دن میں علقہ (جما ہوا خون) ہو جاتا ہے، پھر اسی کی مثل (چالیس دن) میں گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیتا ہے، اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، عمر، اور شقی ہوگا یا سعید لکھ دے، پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، ج 01، ص 456، مطبوعہ: کراچی)

اس حدیث پاک کے تحت کلام کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری میں فرمایا:

”وقت نفخ الروح عقيب الأربعين الثالثة حتى يكمل له أربعة أشهر“

ترجمہ: روح پھونکے جانے کا وقت تیسرے "چالیس دنوں" کے بعد ہے جب اس کے چار مہینے مکمل ہو جائیں۔ (عمدۃ القاری، ج 15، ص 131، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

”اتفق العلماء على أن نفخ الروح لا يكون إلا بعد أربعة أشهر أي عقبها كما صرح به جماعة“

ترجمہ: علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ روح چار مہینے کے بعد پھونکی جاتی ہے یعنی چار مہینے کے فوراً بعد جیسا کہ ایک جماعت نے اس کی تصریح کی ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، ج 1، ص 302، دار الفکر، بیروت)

امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جان پڑ جانے کے بعد اسقاطِ حمل حرام ہے اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے اور جان پڑنے سے پہلے اگر کوئی ضرورت ہے، تو حرج نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 207، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4166

تاریخ اجراء: 02 ربیع الاول 1447ھ/27 اگست 2025ء